131750-عقد نکاح کے دو دن بعد شک ہوا کہ ایجاب و قبول کے وقت اس کا ذہن منتشر تھا

سوال

میری شادی کے دو دن بعد مجھے خیال آیا کہ نکاح میں ایجاب و قبول کے وقت تو میرا ذہن منتشر تھا، مجھے اس کی تفصیل کا کوئی علم نہیں، لیکن مجھے یہ تو علم تھا کہ یہ عقد نکاح کے لیے ضروری ہے، کیا یہ چیز عقد نکاح پر اثر انداز تو نہیں ہوگی ؟

اور آخر میں یہ کہ عقد نکاح کے فارم پر دستخط کرنا زبانی ایجاب و قبول کے لیے کیوں کافی نہیں ہے، کیا یہ دستخط اور اسی طرح گواہوں اور ولی کے دستخط ایجاب و قبول شمار نہیں ہونگے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ایجاب و قبول عقد نکاح کے ارکان میں
شامل ہوتا ہے اس کے بغیر عقد نکاح صحیح نہیں ہوتا، کیونکہ یہ عقد نکاح کے دونوں
فریقوں کی رضا پر دلالت کرتا ہے.

خرید و فروخت اور کرایہ وغیرہ کے عقد
میں تو علماء کرام تساہل کرتے ہیں کہ یہاں فعلی ایجاب و قبول مثلا معاہدہ پر دستخط
کرنا، یا خریدار کا بائع کو رقم ادا کرنا اور سامان قبضہ میں کر لینا یہ سب زبان سے
ادا کیے بغیر صحیح ہے.

لیکن عقد نکاح میں زبان سے ایجاب و
قبول ضروری ہے اور یہ نکاح کے مقام کی بنا پر ہے، کیونکہ یہ تو خرید و فروخت سے
زیادہ خطرناک ہے، تا کہ گواہ کے لیے صحیح طور پر گواہی دینا ممکن ہو کہ انہوں نے
صریحا خود اپنے کانوں سے ایجاب و قبول سنا ہے جس میں کوئی احتمال یا چھپاؤ نہ رہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال
کیا گیا :

ایک نکاح ہوا اور لکھا بھی گیا اس پر
خاوند اور بیوی اور ولی اور گواہوں کے دستخط بھی ہوئے، لیکن زبانی طور پر ایجاب و
قبول نہیں ہوا تو اس کے متعلق کیا حکم ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"مذکورہ عقد نکاح کو دوبارہ کرنا
ضروری ہے؛ کیونکہ صرف لکھے ہوئے عقد نکاح پر دستخط کرنا ہی عقد نکاح کے لیے کافی
نہیں؛ بلکہ اس کے لیے زبانی طور پر ایجاب کو قبول ہونا ضروری ہے، کہ عورت کے ولی کی
جانب سے ایجاب اور خاوند کی جانب سے قبول چاہے وہ کسی بھی لفظ کے ساتھ ہوں جو لوگوں
میں رائج ہو ہونا ضروری ہے.

اس لیے جو یہ عقد نکاح ہوا ہے وہ
باطل ہے، اس میں شامل سب کو توبہ کرنی چاہیے" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (18/85–86).

صرف گواہی کا اعلان کرنے پر ہی اکتفا
کرنا یہ قوی قول ہے، اور امام مالک کا مسلک یہی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ
اللہ نے اسے اختیار کیا اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اسے راجح کہا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (
124678) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

اور احتیاط اسی میں ہے کہ دونوں کو
جمع کیا جائے یعنی گواہی اور اعلان.

دوم :

آپ کا یہ قول کہ :

"میرے ذہن میں بات آئی کہ میں تو
ایجاب و قبول کے وقت منتشر الذہن تھا"

یہ شیطانی وسوسہ ہے تا کہ وہ آپ کو
شک و پریشانی اور اضطراب میں ڈال سکے، عقد نکاح ایسی چیز نہیں کہ اس میں دل کا خشوع
و خضوع ہونا چاہیے کہ ذہنی انتشار ہونے پر یہ متاثر ہو جائے، اس لیے جب آپ کو یہ علم

تھا کہ یہ ایجاب وقبول عقد نکاح کے لیے ضروری ہے اور یہ ایجاب وقبول ہوگیا تو یہ عقد نکاح صحیح ہے، اوراس وسوسہ کی جانب التفات مت کریں.

واللہ اعلم.